جِبْرِیلُ اَتٰی لَیْلَۃَ اَسْرٰی وَالرَّبُّ دَعَاءُ لِحَضْرَتِہٖ
شب معراج کی رات جبرائیل امیں
حاضر ہوتے ہیں اور رب عزوجل کے بلانے پر آپ معراج پر تشریف لے جاتے ہیں۔
معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
از قلم: ابو نعمان عرفان شریف المدنی
الطالعہ پبلشر جھنگ
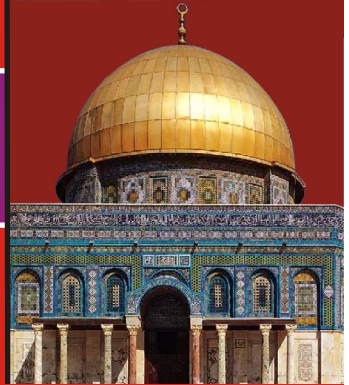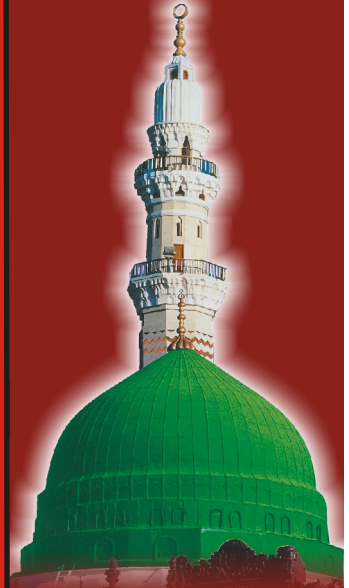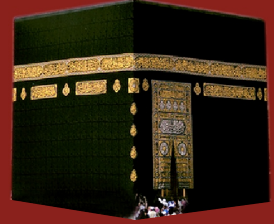
جِبرِیلُ أَتَی لَیلَۃَ أَسرٰی ۔ و الرَّبُ دعاہُ لحضرتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شب معراج کی رات جبرائیل امیں حاضر ہوتے ہیں اور رب عزوجل کے بلانے پر آپ معراج پر تشریف لے جاتے ہیں۔

معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

از قلم

مولانا ابونعمان عرفان شریف المدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ یا سیدی
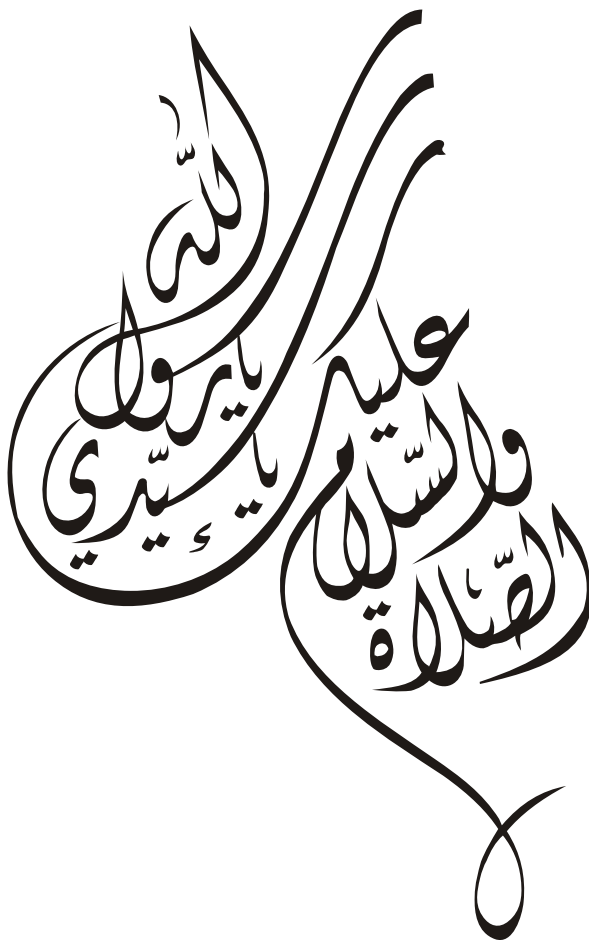
پیارے آقا کے معجزات میں سے ایک بہت ہی منفرد، ممتاز ، عظیم اور نمایاں معجزہ معراج ہے جس کا ذکر اللہ عزوجل قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

سُبْحٰنَ الَّذِی اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِی بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ

سورہ بنی اسرئیل پارہ ۱۵

﴿ترجمہ﴾ پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصا تک جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے امام اجل سیدی محمد بوصیری قدس سرہ، اپنے دوسرے مشہور قصیدہ بردہ شریف میں بھی معراج کا ذکر فرماتے ہیں

سَرَیْتَ من حرمٍ لیلاً إلی حَرَمٍ۔ کما سری البَدْرُ في داجٍ مِنَ الظُّلَمِ

یعنی یارسول اللہ! حضور رات کے ایک تھوڑے سے حصے میں حرم مکہ معظمہ سے بیت الاقصیٰ کی طرف تشریف فرما ہوئے جیسے اندھیری رات میں چودھویں کا چاند چلے۔

وبِتَّ ترقی إلی أنْ نِلْتَ مَنْزِلَۃً۔ من قابِ قوسَیْنِ لَمْ تُدرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

اور حضور اس شب میں ترقی فرماتے رہے یہاں تک کہ قاب قوسین کی منزل پہنچے جو نہ کسی نے پائی نہ کسی کو اس کی ہمت ہوئی۔

خفضتَ کلَّ مقامٍ بالإضافۃِ إذ۔ نودیتَ بالرفعِ مثل المُفردِ العَلَمِ

حضور نے اپنی نسبت سے تمام مقامات کو پست فرمادیا، جب حضور رفع کے لئے مفرد علم کی طرح ندا فرمائے گئے۔

فحُزتَ کلَّ فَخارٍ غیر مُشترَكٍ۔ وجُزتَ کل مقامٍ غَیرِ مزدَحَمِ

حضور نے ہر ایسا فخر جمع فرمالیا جو قابل شرکت نہ تھا اور حضور ہر اس مقام سے گزر گئے جس میں اوروں کا ہجوم نہ تھا یا یہ کہ حضور نے سب فخر بلا شرکت جمع فرمالئے اور حضور تمام مقامات سے بے مزاحم گزر گئے۔ (الکواکب الدریۃ فی مدح خیر البریۃ (قصیدہ بردہ) الفصل السابع مرکز اہلسنت گجرات ہند ص ۴۴ تا ۴۶)

نیز امام ہمام ابو عبداللہ شرف الدین محمد قدس سرہ، ام القریٰ میں بھی ذکر فرماتے ہیں:

وترقی به الٰی قاب قوسین۔ وتلک السیادة القعسا

حضور کو قاب قوسین تک ترقی ہوئی اور یہ سرداری لازوال ہے

رتب تسقط الامانی حسریٰ۔ دونها ماوراهن وراء

یہ وہ مقامات ہیں کہ آرزوئیں ان سے تھک کر گر جاتی ہیں ان کے اس طرف کوئی مقام ہی نہیں۔

(ام القریٰ فی مدح خیر الوریٰ الفصل الرابع حزب القادریۃ لاہور ص ۱۳)

﴿سُبْحٰنَ الَّذِی﴾: پاک ہے وہ ذات اس عظیم واقعہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی پاکی سے شروع کیا مراد یہ کہ اللہ عزوجل اس عجز سے پاک ہے کہ وہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو رات کے تھوڑے سے حصہ میں ان بلندیوں پر نہ لے جاسکے

﴿اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ﴾: جو اپنے خاص بندے کو لے گیا یہاں پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اَسْرٰی فرمایا ہے اس لفظ سے مسرت وخوشی کا اظہار ہوتا ہے اور عبدہ پر لفظ ب ہے یہ مصاحبت کیسے آتی ہے۔

﴿عجیب نقطہ و اشارہ﴾

اس میں اشارہ ہے کہ سیر کرانے والا سیر کرنے والے کے ساتھ ساتھ تھا مگر یہ معیت بے کیف تھی جو ادراک میں نہیں آسکتی۔

﴿عبدہ سے مراد﴾

عبدہ سے مراد حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات مبارکہ ہے بعض لوگ عوام کے ذہنوں میں ایک غلط قسم کا شبہ پیدا کرتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ عبد اور نور ایک دوسرے کی ضد ہیں جو لا یجتمان جمع نہیں ہو سکتی یعنی جو نور ہو وہ عبد نہیں ہو سکتا یہ شبہ درست نہیں ہے اس لیے کہ اللہ عزوجل کے تمام فرشتے نوری ہیں ان کے متعلق اللہ عزوجل قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ آیت ۲۶ سورہ الانبیا پارہ ۱۷

﴿ترجمہ﴾ بلکہ عبد (بندے) ہیں عزت والے یعنی فرشتے اس کے برگزیدہ اور مکرّم بندے ہیں آیت ۲۶ سورہ الانبیا پارہ ۱۷

غور فرمایے کہ اللہ تعالی نے فرشتوں کو جو (بلا شبہ نوری ہیں) ان کو عبد فرمایا معلوم ہوا نور اور عبد ایک دوسرے کی ضد نہیں، عبد عبادت کرنے والے کو کہتے ہیں اور عبادت میں نوری، ناری، خاکی، جمادات، حیوانات، نباتات، سب شامل ہیں۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ آیت ۱، سورہ جمعہ پارہ ۲۸

﴿ترجمہ﴾ اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے زمین، وآسمان کی ہر چیز اللہ کی تسبیح یعنی عبادت کرتی ہے۔

﴿لَیلًا﴾: رات کو، حالانکہ یہ سیر اپنی خاص نشانیاں دکھانے کے لیے تھی اور دیکھنا اچھی طرح دن کو ہوتا ہے تو پھر رات کو سیر کیوں کروائی؟ اور رات بھی ستائیس کی منتخب فرمائی جس میں چاند نظر ہی نہیں آتا۔ مطلب یہ کہ نہ سورج کی روشنی میں اور نہ چاند کی چاندنی میں بلایا۔ اس سے یہ بتانا مقصود تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاند اور سورج کی روشنی کے محتاج نہیں، بلکہ تمام کائینات تمام اجالے روشنیاں چاند سورج آپ ہی سے منور ہیں۔

یا صاحب الجمال و یا سید البشر — من وجہک المنیر لقد نور القمر

اے صاحب الجمال ﷺ اور اے انسانوں کے سردار ﷺ آپ ﷺ کے رخِ انور سے چاند چمک اٹھا

لایمکن الثناء کما کان حقہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

آپ ﷺ کی ثنا کا حق ادا کرنا ممکن ہی نہیں قصہ مختصر یہ کہ خدا کے بعد آپ ﷺ ہی بزرگ ہیں:

﴿مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الاَقْصَا﴾: مسجد حرام سے مسجد اقصا تک بعض احادیث مبارکہ میں آیا کہ معراج کی ابتدا حطیم کعبہ سے ہوئی ۔اور بعض احادیث مبارکہ میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی چچازاد ہمشیرہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہ کے گھر آرام فرما رہے تھے اور وہاں سے حطیم کعبہ میں آئے اور حطیم مسجد حرام کے اندر ہے گویا کہ باقاعدہ معراج کی ابتدأ مسجد حرام سے ہوئی الی المسجد اقصی؛ مسجد اقصی تک، پھر مسجد اقصی سے ملأ اعلی تک

﴿الَّذِی بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ﴾: جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی دینی بھی دنیوی بھی کہ وہ سرزمین پاک وحی کی جائے نزول اور انبیاء کی عبادت گاہ اور ان کا جائے قیام وقبلۂ عبادت ہے اور کثرتِ انہار و اشجار سے وہ زمین سرسبز و شاداب اور میووں اور پھلوں کی کثرت سے بہترین عیش و راحت کا مقام ہے اور یہ مسجد تمام انبیاء کرام کا مرکز رہی ہے۔

﴿لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْر﴾: کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے یہ متعلق ہے اسری کے، یعنی سیریوں کروائی، تاکہ ہم اسے اپنی نشانیاں دیکھائیں گویا یہ سیر برائے روئیت تھی ۔بعض حضرات کا یہ اعتراض ہے کہ مِنْ اٰيٰتِنَا میں لفظ من تبعیض کے لیے ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی نے بعض نشانیاں دکھائیں تمام نہیں دیکھائیں اس کا جواب یہ ہے کہ آیات (نشانیاں) تھیں بعض کا تعلق دیکھنے سے، بعض کا تعلق سننے سے بعض کا تعلق چکھنے تھا تو جن آیات (نشانیاں) کا تعلق سننے سے تھا وہ کل آیات کا بعض تھیں اس اعتراض کا دوسرا جواب

یہ ہے کہ لفظ مِنْ تبعیضیہ نہیں بلکہ تفسیر یہ ہے۔

﴿معراج کب ہوئی؟﴾

معراج کی تاریخ، دن اور مہینہ میں بہت زیادہ اختلافات ہیں ۔لیکن اتنی بات پر بلا اختلاف سب کا اتفاق ہے کہ معراج نزول وحی کے بعد اور ہجرت سے پہلے کا واقعہ ہے جو مکہ معظمہ میں پیش آیا اور ابن قتیبہ دینوری (المتوفی ۲۶۷ھ) اور ابن عبدالبر (المتوفی ۴۶۳ھ) اور امام رافعی و امام نووی نے تحریر فرمایا کہ واقعہ معراج رجب کے مہینے میں ہوا۔اور محدث عبدالغنی مقدسی نے رجب کی ستائیسویں بھی متعین کر دی ہے اور علامہ زرقانی نے تحریر فرمایا ہے کہ لوگوں کا اسی پر عمل ہے اور بعض مؤرخین کی رائے ہے کہ یہی سب سے زیادہ قوی روایت ہے۔ (زرقانی جلد ا ص ۳۵۵ تا ص ۳۵۸)

﴿معراج کتنی بار اور کیسے ہوئی﴾

جمہور علماء ملت کا صحیح مذہب یہی ہے کہ معراج بحالت بیداری جسم و روح کے ساتھ صرف ایک بار ہوئی جمہور صحابہ و تابعین اور فقہاء و محدثین نیز صوفیہ کرام کا یہی مذہب ہے۔ چنانچہ علامہ حضرت ملا احمد جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (استاد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ) نے تحریر فرمایا کہ

وَ الْاَصَحُّ اَنَّهٗ كَانَ فِي الْيَقْظَةِ بِجَسَدِهٖ مَعَ رُوْحِهٖ وَعَلَيْهِ اَهْلُ السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ فَمَنْ قَالَ اِنَّهٗ بِالرُّوْحِ فَقَطْ اَوْ فِي النَّوْمِ فَقَطْ فَمُبْتَدِعٌ ضَالٌّ مُضِلٌّ فَاسِقٌ (تفسیرات احمدیہ بنی اسرائیل ص ۴۰۸)

اور سب سے زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ معراج بحالت بیداری جسم و روح کے ساتھ ہوئی یہی اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے ۔لہٰذا جو شخص یہ کہے کہ معراج فقط روحانی ہوئی یا معراج فقط خواب میں ہوئی وہ شخص بدعتی و گمراہ اور گمراہ کن و فاسق ہے۔

﴿معراج کا واقعہ اختصار کے ساتھ﴾

معراج کی رات حضور اکرم اپنی چچازاد ہمشیرہ ام ہانی رضی اللہ عنہ کے گھر آرام فرما رہے تھے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اور ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کرتے ہیں

فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ، صحيح البخاري: كِتَابُ الصَّلاَةِ (بَابٌ كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلاَةُ فِي الإِسْرَاءِ؟ ٣٤٩)

﴿ترجمہ﴾ میرے گھر کی چھت کھول دی گئی، اس وقت میں مکہ میں تھا۔

حضرت جبرائیل علیہ الصلاۃ والسلام ایس فرشتوں کی جماعت کے ساتھ حاضر ہوئے

فَنَزَلَ جِبْرِيلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

پھر جبرئیل علیہ السلام اترے اور آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کی ان اللہ اشتاق الی لقائک یارسول اللہ یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے۔ (ملاحظہ ہو معارج النبوۃ علامہ کاشفی رحمۃ اللہ)۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا سینہ مبارک شق کیا گیا اور اس کی اندر ایمان حکمت بھرا گیا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اور ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

فَفَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا، فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِي، ثُمَّ أَطْبَقَهُ،

صحيح البخاري: كِتَابُ الصَّلاَةِ (بَابٌ كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلاَةُ فِي الإِسْرَاءِ؟ ٣٤٩)

﴿**ترجمہ**﴾ اور میرا سینہ چاک کیا، آبِ زمزم سے دھویا اور پھر ایمان وحکمت سے بھری ہوئی

ایک طلائی طشتری میرے سینہ میں انڈیل دی اور پھر اسے بند کر دیا۔"

﴿قلب مبارک میں آنکھیں اور کان﴾

جبرائیل علیہ السلام نے شق صدر مبارک کے بعد قلب اطہر کو جب زم زم کے پانی سے دھویا تو فرمانے لگے۔

"قَلْبٌ سَدِيْدٌ فِيْهِ عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَ اُذُنَانِ تَسْمَعَانِ"

﴿ترجمہ﴾ "قلب مبارک ہر قسم کی کجی سے پاک اور بے عیب ہے۔ اس میں دو آنکھیں ہیں جو دیکھتی ہیں اور دو کان ہیں جو سنتے ہیں۔ (فتح الباری جلد ۱۳، صفحہ ۴۱۰)

قلب مبارک کی یہ آنکھیں اور کان عالم محسوسات سے وراء الوراء حقائق کو دیکھنے اور سننے کے لئے ہیں۔ جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

"اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ وَ اَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ"

میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے اور وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سن سکتے۔

﴿براق حاضر کیا گیا﴾

شق صدر کے بعد پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلے براق پیش کیا گیا

وَ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ، دُونَ البَغْلِ وَ فَوْقَ الحِمَارِ: البُرَاقُ، فَانْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيلَ،

صحيح البخاري: كِتَابُ بَدْءِ الخَلْقِ (بَابُ ذِكْرِ المَلاَئِكَةِ ۳۲۰۷)

﴿ترجمہ﴾ اس کے بعد میرے پاس ایک سواری لائی گئی۔ سفید، خچر سے چھوٹی اور گدھے سے بڑی یعنی براق، میں اس پر سوار ہو کر جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ چلا۔

جب تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو براق پر سوار کیا گیا تو وہ فخر و انبساط سے ناچنے لگا کہ آج اسے سیاحِ لامکاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری ہونے کا لازوال اعزاز حاصل ہو رہا ہے۔ براق اس

سعادتِ عظمیٰ پروجد میں آگیا۔اس پر حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے اس سواری سے فرمایا:
''رک جا! اللہ کی عزت کی قسم تجھ پر جو سوار بیٹھا ہے آج تک تجھ پر ایسا سوار نہیں بیٹھا''۔

حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو براق پر سوار کرا کے انہیں بیت المقدس کی طرف لے جایا گیا۔ براق کی رفتار کا یہ عالم تھا کہ جہاں سوار کی نظر پڑتی تھی وہاں اس کا قدم پڑتا۔ السیرۃ النبویہ لابن ھشام المجلد الاول ۲:۳۲''

جلوس کی روانگی

فضا فرشتوں کی درود وسلام کی صداؤں سے گونج اٹھی اور آقائے نامدار حضرت محمد صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم درود وسلام کی گونج میں نہایت شان وشوکت سے ملائکہ کے جلوس میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف روانہ ہوتے ہیں ۔ یہ گھڑی کس قدر دلنواز تھی کہ جب مکاں سے لامکاں تک نور ہی نور پھیلا ہوا تھا، بلانے والا بھی نور، سواری بھی نور، تو سوار ہونے والا بھی نور، باراتی بھی نور، تو دولھا بھی نور، میزبان بھی نور، تو مہمان بھی نور، نوریوں کی یہ نوری بارات سبحان اللہ

باغِ عالم میں بادِ بہاری چلی — سرورِ انبیاء کی سُواری چلی
یہ سُواری سُوئے ذاتِ باری چلی — ابرِ رحمت اُٹھا آج کی رات ہے
طُور چوٹی کو اپنی جھکانے لگا — چاندنی چاند ہر سُو دِکھانے لگا
عرش سے فرش تک جگمگانے لگا — رشکِ صبحِ صفا آج کی رات ہے
عطرِ رحمت فرشتے چھڑکتے چلے — جس کی خوشبو سے رستے مہکتے چلے
چاند تارے جلو میں چمکتے چلے — کہکشاں زیرِ پا آج کی رات ہے
طُور پر رفعتِ لامکانی کہاں — لَن تَرانی کہاں مَن رّانی کہاں
جس کا سایہ نہیں اُس کا ثانی کہاں — اُن کا اِک معجزہ آج کی رات ہے
جذبِ حسنِ طلب ہر قدم ساتھ ہے — دائیں بائیں فرشتوں کی بارات ہے

سر پہ نورانی سہرے کی کیا بات ہے شاہ دُولہا بنا آج کی رات ہے

امام الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اپنے مشہور قصیدہ معراج میں ذکر فرماتے ہیں

غبار بن کر نثار جائیں کہاں اب اس رہ گزر کو پائیں
ہمارے دل حوریوں کی آنکھیں فرشتوں کے پر جہاں بچھے تھے
خدا ہی دے صبر جان پرغم دکھاؤں کیونکر تجھے وہ عالم
جب ان کو جھرمٹ میں لے کے قدسی جناں کا دولہا بنا رہے تھے
جو ہم بھی واں ہوتے خاک گلشن لپٹ کے قدموں سے لیتے اترن
مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامرادی کے دن لکھے تھے

بیت المقدس کی طرف رواں دواں تھے کہ راستے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ اپنی قبر انور میں نماز پڑھ رہے تھے۔

حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) بیان فرماتے ہیں

، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ، قَالَ: أَتَيْتُ، وَفِي رِوَايَةِ هَدّابٍ: "مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي، عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ، وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلّي فِي قَبْرِهِ".

صحيح مسلم « كِتَاب الْفَضَائِلِ « بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ مُوسَى عَلَيْهِ السّلَامُ, رقم الحديث: 4386(2377)]

تخریج الحدیث: (صحیح مسلم ج:2 ص:268(3 / 490) مسند أحمد ج:5 ص:365,362,59.,ج:3 ص:248,148,
سنن النسائي ج1

﴿ترجمہ﴾ حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" معراج کی رات میرا گزر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر ہوا، جو سرخ ٹیلے کے قریب ہے، میں نے ان کو دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ بیان فرمایا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کرتے ہیں

: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي: رَأَيْتُ مُوسَى: وَإِذَا هُوَ رَجُلٌ ضَرْبٌ رَجِلٌ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، وَرَأَيْتُ عِيسَى، فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ، كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ، وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ،

صحيح البخاري: 3394 كِتَاب أَحَادِيثِ الأَنْبِيَاءِ (بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى} [طه:9] {وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا} [النساء:164])

﴿ ترجمہ ﴾ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات کی کیفیت بیان کی جس میں آپ کو معراج ہوا کہ میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ ایک دبلے پتلے سیدھے بالوں والے آدمی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ قبیلہ شنوہ میں سے ہوں اور میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو بھی دیکھا' وہ میانہ قد اور نہایت سرخ و سفید رنگ والے تھے۔ ایسے تروتازہ اور پاک وصاف کہ معلوم ہوتا تھا کہ ابھی غسل خانہ سے نکلے ہیں اور میں ابرہیم علیہ السلام سے ان کی اولاد میں سب سے زیادہ مشابہ ہوں۔

دوران سفر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف جگہ پر نماز ادا فرمائی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں

فَقَالَ انْزِلْ فَصَلِّ فَفَعَلْتُ فَقَالَ أَتَدْرِي أَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بِطَيْبَةَ وَإِلَيْهَا الْمُهَاجَرُ ثُمَّ قَالَ انْزِلْ فَصَلِّ فَصَلَّيْتُ فَقَالَ أَتَدْرِي أَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بِطُورِ سَيْنَاءَ حَيْثُ كَلَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام ثُمَّ قَالَ انْزِلْ فَصَلِّ فَنَزَلْتُ فَصَلَّيْتُ فَقَالَ أَتَدْرِي أَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بِبَيْتِ لَحْمٍ حَيْثُ وُلِدَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَام سنن النسائي: كِتَابُ الصَّلَاةِ (بَابُ فَرْضِ الصَّلَاةِ ٤٥١)

﴿ ترجمہ ﴾ دورانِ سفر ایک مقام پر حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے رحمتِ عالَم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کو اتر کر نماز پڑھنے کے لئے کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی۔ حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مَعلُوم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس جگہ نماز پڑھی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طیبہ (یعنی مدینہ شریف) میں نماز پڑھی ہے، اسی کی طرف ہجرت

ہو گی۔ پھر ایک اور مقام پر حضرت جبرائیل عَلَیۡہِ السَّلاَم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتر کر نماز پڑھنے کے لئے کہا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی۔حضرتِ جبرائیل عَلَیۡہِ السَّلاَم عرض گُزار ہوئے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مَعلُوم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طُورِ سِینا پر نماز پڑھی ہے جہاں اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے حضرتِ موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلاَم کو ہَم کلامی کا شَرَف عطا فرمایا تھا۔پھر ایک اور جگہ حضرتِ جبرائیل عَلَیۡہِ السَّلاَم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتر کر نماز پڑھنے کے لئے کہا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی ۔اس کے بعد حضرتِ جبرائیل عَلَیۡہِ السَّلاَم نے عرض کیا: آپکو صلی اللہ علیہ وسلم مَعلُوم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلمنے کہاں نماز پڑھی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بَیتِ لَحم میں نماز پڑھی ہے جہاں حضرتِ عیسیٰ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلاَم کی وِلادت ہوئی تھی قدرت کے عجائبات کا مشاہدہ فرماتے ملاقات کرتے ہوئے بیت المقدس تشریف لے آئے (یعنی مسجد اقصی میں) وہاں تمام انبیا کرام صفیں باندھ کر کھڑے تھے تو ان سب حضرات نے آ کو خوش آمدید کہا حضرت جبرائیل عَلَیۡہِ السَّلاَم نے آذان دی نماز کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو امامت کیلئے آگے کیا جبریل امیں نے آپ کا دست مبارک پکڑ آگے بڑھا دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انبیائے کرام کی امامت فرمائی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے

ثُمَّ دَخَلْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَجُمِعَ لِي الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَام فَقَدَّمَنِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَمَمْتُهُمْ

سنن النسائي: كِتَابُ الصَّلَاةِ (بَابُ فَرْضُ الصَّلَاةِ ٤٥١)

﴿ترجمہ﴾ پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا۔وہاں میرے لیے انبیاء علیہم السلام جمع کیے گئے تھے، چنانچہ مجھے جبریل علیہ السلام نے آگے کر دیا۔میں نے ان کی امامت کی

﴿سب سے پہلی آذان﴾

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

سب سے پہلی اذان ہے جبریل امین نے معراج کی رات بیت المقدس میں دی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے نبیوں کو نماز پڑھائی۔مشکوٰۃ المصابیح جلد اول باب الاذان ص ۳۹۸

حضرتِ سیّدُ ناعلامہ بُوصیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

وَ قَدَّمَتْکَ جَمِیْعُ الْاَنْبِیَاءِ بِھَا ۔ وَ الرُّسُلِ تَقْدِیْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰی خَدَمِ

﴿ترجمہ﴾ یعنی بیت المقدس میں تمام انبیاء ورُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آگے کیا جیسے مَخْدُوم اپنے خادِموں کے آگے ہوتا ہے سبحان اللہ۔جس کا موذن فرشتوں کا سردار ہو اور امام تمام رسولوں کا سردار ہو اور مقتدی حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام ہوں اس نماز کی شان کا کیا اندازہ ہوسکتا ہے۔اعلی حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:

ع نماز اقصیٰ میں تھا یہی سِرّ،عیاں ہوں معنیٔ اوّل آخر۔کہ دَست بستہ ہیں پیچھے حاضر،جو سلطنت آگے کر گئے تھے تبارک اللہ شان تیری، تجھی کو زیبا ہے بے نیازی۔کہیں تو وہ جوشِ لَن تَرانی،کہیں تقاضے وصال کے تھے۔

﴿برتن پیش کیے گے﴾

پھر یہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو برتن لائے گے ایک میں دودھ اور ایک میں شراب تھی۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ :فِي أَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِي الآخَرِ خَمْرٌ، فَقَالَ :اشْرَبْ

أَيَّهُمَا شِئْتَ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ، فَقِيلَ :أَخَذْتَ الفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ

صحيح البخاري: كِتَابُ أَحَادِيثِ الأَنْبِيَاءِ (بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى} [طه: 9] {وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا} [النساء: 164])

﴿ترجمہ﴾ پھر دو برتن میرے سامنے لائے گئے ۔ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب تھی ۔جبریل علیہ السلام نے کہا کہ دونوں چیزوں میں سے آپ کا جو جی چاہے پیجئے' میں نے دودھ کا پیالہ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اسے پی گیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ آپ نے فطرت کو اختیار کیا (دودھ آدمی کی پیدائشی غذا ہے) اگر اس کے بجائے آپ نے شراب پی ہوتی تو آپکی امت گمراہ ہو جاتی ۔

﴿آسمان کا سفر﴾

بیت المقدس کے معاملات سے فراغت کے بعد بلندی آسماں کی طرف سفر شروع ہوا

طُور پر رفعتِ لامکانی کہاں — لَن تَرانی کہاں مَن رّاٰنی کہاں
جس کا سایہ نہیں اُس کا ثانی کہاں — اُن کا اِک معجزہ آج کی رات ہے
جذبِ حسنِ طلب ہر قدم ساتھ ہے — دائیں بائیں فرشتوں کی بارات ہے
سر پہ نورانی سہرے کی کیا بات ہے — شاہ دُولہا بنا آج کی رات ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

فَانْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ فَقِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا

خَلَصْتُ فَإِذَا فِيهَا آدَمُ فَقَالَ هَذَا أَبُوكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يَحْيَى وَعِيسَى وَهُمَا ابْنَا الْخَالَةِ قَالَ هَذَا يَحْيَى وَعِيسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوسُفُ قَالَ هَذَا يُوسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ أَوَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِلَى إِدْرِيسَ قَالَ هَذَا إِدْرِيسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ قَالَ هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسَى قَالَ هَذَا مُوسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكَى قِيلَ لَهُ مَا يُبْكِيكَ قَالَ أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ

وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ هَذَا أَبُوكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ قَالَ مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ

صحيح البخاري: كِتَابُ مَنَاقِبِ الأَنْصَارِ (بَابُ المِعْرَاجِ) صحیح بخاری:3887.

﴿ترجمہ﴾ اور جبریل۔ مجھے لے کر چلے آسمان دنیا پر پہنچے تو دروازہ کھلوایا، پوچھا گیا کون صاحب ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ جبریل علیہ السلام پوچھا گیا اور آپؐ کے ساتھ کون ہے؟ آپ نے بتایا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا، کیا انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں۔ اس پر آواز آئی انہیں خوش آمدید! کیا ہی مبارک آنے والے ہیں وہ۔ اور دروازہ کھول دیا۔ جب میں اندر گیا تو میں نے وہاں آدم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو دیکھا، جبریل علیہ السلام نے فرمایا یہ آپ کے جد امجد آدم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام ہیں، انہیں سلام کیجئے۔ میں نے ان کو سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا اور فرمایا خوش آمدید نیک بیٹے اور نیک نبی! جبریل علیہ السلام اوپر چڑھے اور دوسرے آسمان پر آئے وہاں بھی دروازہ کھلوایا آواز آئی کون صاحب آئے ہیں؟ بتایا کہ جبریل (علیہ السلام) پوچھا گیا آپ کے ساتھ اور کوئی صاحب بھی ہیں؟ کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا کیا آپ کو انہیں بلانے کے لئے بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں، پھر آواز آئی انہیں خوش آمدید۔ کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ۔ پھر دروازہ کھلا اور میں اندر گیا تو وہاں یحییٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام

اور عیسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام موجود تھے۔ یہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں۔ جبریل علیہ السلام نے فرمایا یہ عیسیٰ اور یحییٰ علیہم السلام ہیں، انہیں سلام کیجئے میں نے سلام کیا اور ان حضرات نے میرے سلام کا جواب دیا اور فرمایا خوش آمدید نیک نبی اور نیک بھائی! یہاں سے جبریل علیہ السلام مجھے تیسرے آسمان کی طرف لے کر چڑھے اور دروازہ کھلوایا۔ پوچھا گیا کون صاحب آئے ہیں؟ جواب دیا کہ

جبریل ۔ پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون صاحب آئے ہیں؟ جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا کیا انہیں لانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں ۔ اس پر آواز آئی انہیں خوش آمدید ۔ کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ، دروازہ کھلا اور جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں یوسف عَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلاَم موجود تھے ۔ جبریل علیہ السلام نے فرمایا یہ یوسف عَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلاَم ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا اور فرمایا خوش آمدید نیک نبی اور نیک بھائی! پھر حضرت جبریل علیہ السلام مجھے لے کر اوپر چڑھے اور چوتھے آسمان پر پہنچے دروازہ کھلوایا تو پوچھا گیا کون صاحب ہیں؟ بتایا کہ جبریل! پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا کیا انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں کہا کہ انہیں خوش آمدید کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ! اب دروازہ کھلا جب میں وہاں ادرادریس عَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلاَم کی خدمت میں پہنچا تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا یہ ادریس عَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلاَم ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا اور فرمایا خوش آمدید پاک بھائی اور نیک نبی ۔ پھر مجھے لے کر پانچویں آسمان پر آئے اور دروازہ کھلوایا پوچھا گیا کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ جبریل، پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون صاحب آئے ہیں؟ جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا کہ انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں اب آواز آئی خوش آمدید کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ، یہاں جب میں ہارون عَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلاَم کی خدمت میں حاضر ہوا تو جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ آپ ہارون عَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلاَم ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب کے بعد فرمایا خوش آمدید نیک نبی اور نیک بھائی! یہاں سے لے کر مجھے آگے بڑھے اور چھٹے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوایا پوچھا گیا کون صاحب آئے ہیں؟ بتایا کہ جبریل، پوچھا گیا آپ کے ساتھ کوئی دوسرے صاحب بھی آئے ہیں؟ جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا کیا انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں ۔ پھر کہا انہیں خوش آمدید کیا

ہی اچھے آنے والے ہیں وہ ۔میں جب وہاں موسیٰ عَلَیۡهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمت میں حاضر ہوا تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ موسیٰ عَلَیۡهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں انہیں سلام کیجئے، میں نے سلام کیا اور انہوں نے جواب کے بعد فرمایا خوش آمدید نیک نبی اور نیک بھائی! جب میں آگے بڑھا تو وہ رونے لگے کسی نے پوچھا آپ روکیوں رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا میں اس پر رو رہا ہوں کہ یہ لڑکا میرے بعد نبی بنا کر بھیجا گیا لیکن جنت میں اس کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ ہوں گے ۔ پھر جبریل علیہ السلام مجھے لے کر ساتویں آسمان کی طرف گئے اور دروازہ کھلوایا۔ پوچھا گیا کون صاحب آئے ہیں؟ جواب دیا کہ جبریل ۔ پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون صاحب آئے ہیں ؟ جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا کیا انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں ۔کہا کہ انہیں خوش آمدید، کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ، میں جب اندر گیا تو ابراہیم عَلَیۡهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تشریف رکھتے تھے ۔ جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آپ کے جد امجد ہیں، انہیں سلام کیجئے ۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا اور فرمایا خوش آمدید نیک نبی اور نیک بیٹے!

سدرۃ المنتہی

انبیائے کرام سے ملاقات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہی کے پاس تشریف لائے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ثُمَّ رُفِعَتْ إِلَيَّ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى فَإِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ هَذِهِ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى وَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَقُلْتُ مَا هَذَانِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ

صحیح البخاري: کتاب مناقب الأنصار (باب المعراج) صحیح بخاری:3887.

! پھر سدرۃ المنتہیٰ کے پاس لے گے میں نے دیکھا کہ اس کے پھل مقام حجر کے مٹکوں کی طرح (بڑے بڑے) تھے اور اس کے پتے ہاتھیوں کے کان کی طرح تھے ۔ جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے ۔ وہاں میں نے چار نہریں دیکھیں دو باطنی اور دو ظاہری ۔ میں نے پوچھا اے جبریل علیہ السلام! یہ کیا ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ جو دو باطنی نہریں ہیں وہ جنت سے تعلق رکھتی ہیں اور دو ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں ۔

﴿سدرۃ المنتہی کے معنی﴾

سدرہ عربی زبان میں بیری کے درخت کو کہتے ہیں اور منتہیٰ کے معنی ہیں آخری سرا – سدرۃ المنتہیٰ کے لغوی معنی ہیں: وہ بیری کا درخت جو آخری انتہا کے سرے پر واقعہ ہے اس درخت کا یہ نام رکھنے کی وجہ صحیح مسلم میں اس طرح ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اوپر سے جو احکامات نازل ہوتے ہیں وہ اسی پر منتہیٰ ہو جاتے ہیں اور جو بندوں کے اعمال نیچے سے اوپر جاتے ہیں وہ وہاں ٹھہر جاتے ہیں یعنی آنے والے احکام پہلے وہاں آتے ہیں پھر وہاں سے نازل ہوتے ہیں اور نیچے سے جانے والے جو اعمال ہیں وہ وہاں ٹھہر جاتے ہیں پھر اوپر اٹھائے جاتے ہیں"

علامہ آلوسی رحمہ اللہ نے روح المعنی میں اس کی تشریح یہ کی ہے کہ" اس پر ہر عالم کا علم ختم ہو جاتا ہے ،آگے جو کچھ ہے وہ اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا" –

قریب قریب یہی تشریح ابن جریر نے اپنی تفسیر میں اور ابن اثیر نے النہایہ فی غریب الحدیث میں کی ہے – ہمارے لیے یہ جاننا مشکل ہے کہ اس عالم کی آخری سرحد پر وہ بیری کا درخت کیسا ہے اور اسکی حقیقی نوعیت وکیفیت کیا ہے – یہ کائنات خداوندی کے وہ اسرار ہیں جن تک ہمارے فہم کی رسائی نہیں – بہرحال وہ کوئی ایسی ہی چیز ہے جس کے لیئے انسانی زبان کے الفاظ میں سدرہ سے زیادہ موزوں لفظ اللہ تعالی کے نزدیک اور کوئی نہیں

﴿بیت المعمور﴾

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المعمور تشریف لے گئے

ثُمَّ رُفِعَ الي الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ صحیح البخاري: كِتَابُ مَنَاقِبِ الأَنْصَارِ (بَابُ المِعْرَاجِ) صحیح بخاری:3887.

﴿ترجمہ﴾ پھر مجھے بیت المعمور کی طرف لے جایا گیا

بیت المعمور ساتویں آسمان پر خانہ کعبہ کی طرز پر ایک گھر ہے جس کے گرد ہر وقت ہزاروں فرشتے طواف کرتے رہتے ہیں۔ بیت المعمور ساتویں آسمان پر بالکل خانہ کعبہ کی سیدھ میں واقع ہے۔ کتب میں لکھا ہے کہ اس کا طواف روزانہ ستر ہزار فرشتے کرتے ہیں۔اور جو فرشتہ بیت المعمور میں ایک مرتبہ طواف کر لیتا ہے اس کی قیامت تک پھر باری نہیں آئے گی۔

حدیث شریف میں ہے کہ فرشتوں کا قبلہ بیتُ المعمور ہے جو آسمان میں ہے اور خانہ کعبہ کے بالکل اوپر ہے۔

(کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فی فضائل الامکنۃ)

بعض روایات میں ہے بیت المعمور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتوں کو نماز پڑھائی۔

﴿سدرہ سے آگے﴾

اب حضرت جبریل امیں براق سمیت رہ گئے۔

امام الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اپنے مشہور قصیدہ معراج میں ذکر فرماتے ہیں

تھکے تھے روح الامین کے بازو چھٹا وہ دامن کہاں وہ پہلو
رکاب چھوٹی امید ٹوٹی نگاہ حسرت کے ولولے تھے

پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اکیلا روانہ ہوا اور بہت سارے حجاب طے کئے یہاں تک کہ ستر ہزار حجابوں سے گزرا۔ ہر حجاب کی موٹائی پانچ سو برس کی راہ تھی اور دونوں حجابوں کا فاصلہ

پانچ سو برس کا تھا۔ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا براق یہاں پہنچ کر رک گیا۔ اس وقت سبز رنگ کا رفرف ظاہر ہوا جس کی روشنی سورج کی روشنی کو ماند کر رہی تھی۔ معارج النبوۃ ص ۱۵۲

آپ اس رف رف پر سوار ہوئے اور چلتے رہے یہاں تک عرش کے پایہ تک پہنچ گئے

بعدان جاوز السماء السابعة رفعت له سدرة المنتهٰی ثم جاوزها الی مستوٰی ثم زج به فی النور فخرق سبعين الف حجاب من نور مسيرة كل حجاب خمسمائة عام ثم دلی له رفرف اخضر فارتقی به حتی وصل الی العرش ولم يجاوزه فكان من ربه قاب قوسين او ادنٰی

(الفتوحات الاحمدية بالمنح المحدية شرح الهمزية المكتبة التجارية الكبرٰی قاهره مصر ص ۳۱

﴿ترجمہ﴾ جب حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم آسمان ہفتم سے گزرے سدرہ حضور کے سامنے بلند کی گئی اس سے گزر کر مقام مستوٰی پر پہنچے، پھر حضور عالم نور میں ڈالے گئے وہاں ستر ہزار پردے نور کے طے فرمائے، ہر پردے کی مسافت پانسو برس کی راہ۔ پھر ایک سبز بچھونا حضور کے لئے لٹکایا گیا، حضور اقدس اس پر ترقی فرما کر عرش تک پہنچے، اور عرش سے ادھر گزر نہ فرمایا وہاں اپنے رب سے قاب قوسین او ادنٰی پایا،

سنایہ اتنے میں عرش حق نے کہا مبارک ہوں تاج والے
وہی قدم خیر سے پھر آئے جو پہلے تاج شرف تیرے تھے
یہ سن کے بے خود پکار اٹھا نثار جاؤں کہاں ہیں آقا
پھر ان کے تلوؤں کا پاؤں بوسہ یہ میری آنکھوں کے دن پھرے تھے
جھکا تھا مجرے کو عرش اعلیٰ گرے تھے سجدے میں بزم بالا

یہ آنکھیں قدموں سے مل رہا تھا وہ گرد قربان ہو رہے تھے

﴿عرش نے دامن تھاما﴾

جب پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرش کے قریب پہنچے

تمسک العرش باذیالہ مواہب اللدنیہ ص ۳۴

﴿ترجمہ﴾ تو عرش نے آپ کے دامن کو تھام لیا۔آپ عرش پر متمکن ہوئے

امام الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرِ عرش تخت نشیں ہوئے

وہ نبی ہیں جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

آگے حجابات ہی حجابات تھے تمام پردے اٹھادیئے گئے آخر ایک مقام آیا

امام الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

سراغ این و متیٰ کہاں تھا نشان کیف و الیٰ کہاں تھا

نہ کوئی راہی نہ کوئی ساتھی نہ سنگ منزل نہ مرحلے تھے

اس مقام کا ذکر سورہ النجم میں اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿١﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿٢﴾ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿٣﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْىٌ يُّوحٰى ﴿٤﴾ عَلَّمَهٗ شَدِيدُ الْقُوٰى ﴿٥﴾ ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى ﴿٦﴾ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ﴿٧﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ﴿٨﴾ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ﴿٩﴾ فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى ﴿١٠﴾ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿١١﴾ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿١٢﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ﴿١٣﴾ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿١٤﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿١٥﴾ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ﴿١٦﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿١٧﴾ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿١٨﴾

﴿ترجمہ﴾

اس پیارے چمکتے تارے محمدؐ کی قسم جب یہ معراج سے اترے (۱) تمہارے صاحب نہ بھکے نہ بے راہ چلے (۲) اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے (۳) وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے (۴) انہیں سکھایا سخت قوتوں والے طاقتور نے (۵) پھر اس جلوہ نے قصد فرمایا (۶) اور وہ آسمانِ بریں کے سب سے بلند کنارہ پر تھا (۷) پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا (۸) پھر خوب اُتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم (۹) اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی (۱۰) دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا (۱۱) تو کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو (۱۲) اور انہوں نے تو وہ جلوہ دو بار دیکھا (۱۳) سدرۃُ المنتہٰی کے پاس (۱۴) اس کے پاس جنّت الماوٰی ہے (۱۵) جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا (۱۶) آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی (۱۷) بیشک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں (۱۸)

امام الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اٹھے جو قصر دنیٰ کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
وہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی نہ کہہ کہ وہ ہی نہ تھے ارے تھے
خرد سے کہہ دو کہ سر جھکا لے گماں سے گزرے گزرنے والے
پڑے ہیں یاں خود جہت کو لالے کسے بتائے کدھر گئے تھے

﴿اُدْنُ مِنِّيْ میرے قریب آیئے۔

سفر شروع رہا ایک محبت بھری صدا آرہی تھی۔ ادن منی میرے قریب آیئے۔

امام الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

بڑھ اے محمد قریں ہو احمدؐ قریب آ سرور مجد
نثار جاؤں یہ کیا ندا تھی یہ کیا سماں تھا یہ کیا مزے تھے

مقام دنیٰ سے گزرے تو مقام فتدلی پر پہنچے۔ وہاں سے گزرے تو قاب قوسین تک پہنچے پھر اودنیٰ۔ ادنیٰ اسم تفضیل ہے یعنی قربت میں بہت زیادتی۔ حضرت عبدالرحمن بن عائش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قال رسول الله صلیٰ الله علیه و آله و سلم رَأَيت رَبّي فِي أحسن صُورَه فوضع ع كفه بَين كَتِفي فَوجدت بر دهَا بين ثديي فَعلمت مَافِي السَّمَوات وَ الْأَرْض

مشكاة المصابيح الصفحة أو الرقم: 339/1

﴿ترجمہ﴾ رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے رب کو حسین صورت میں دیکھا پھر اس نے میرے دونوں کاندھوں کے درمیان اپنا ید قدرت رکھا اس سے میں نے اپنے سینے میں ٹھنڈک پائی اور زمین وآسمان کی ہر چیز کو جان لیا۔

علامہ اسماعیل حقی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

ومن المحال أن يدعو كريم كريما، ويضيف حبيب حبيبا في قصره ثم يتستر عنه ولا يريه وجهه تفسير روح البيان ص 54

﴿ترجمہ﴾ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ کریم کریم کو اپنے گھر بلائے اور دوست دوست کی ضیافت کرے مگر خود اس سے چھپ جائے اور چہرہ نہ دکھائے

تفسیر روح البیان ص 54

﴿اپنے رب کو دیکھا﴾

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راویت ہے:

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رأیت ربی عزوجل۔ (مسند احمد بن حنبل عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۲۸۵)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔

﴿بے پردہ وحجاب جمال پاک دیکھا﴾

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لی ربی نخلت ابرٰھیم خلتی وکلمت موسٰی تکلیما واعطیتک یا محمد کفاحا (تاریخ دمشق الکبیر باب ذکر عروجہ الی السماء واجتماعہ بجماعۃ من الانبیاء داراحیاء التراث العربی بیروت

﴿ترجمہ﴾ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے میرے رب عزوجل نے فرمایا میں نے ابراہیم کو اپنی دوستی دی اور موسٰی سے کلام فرمایا اور تمہیں اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! مواجہ بخشا کہ بے پردہ وحجاب تم نے میرا جمال پاک دیکھا۔

(تاریخ دمشق الکبیر باب ذکر عروجہ الی السماء واجتماعہ بجماعۃ من الانبیاء داراحیاء التراث العربی بیروت

﴿تین چیزیں عطا کی گی﴾

اور یہاں پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چیزیں عطا کی گی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں

فَأُعْطِيَ ثَلاثًا الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَيُغْفَرُ لِمَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِهِ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ

لنسائي: كِتَابُ الصَّلَاةِ (بَابُ فَرْضِ الصَّلَاةِ حديث ۴۵۲

﴿ترجمہ﴾ وہاں آپ کو تین چیزیں عطا فرمائی گئیں: پانچ نمازیں، سورۂ بقرہ کی آخری آیات اور آپ کی امت کے ہر اس شخص کے کبائر معاف کردیے جائیں گے جو اس حال میں فوت ہوا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا تھا۔

﴿امت کیلئے تحفہ﴾

رب کریم کی بارگاہ امت کیلئے پانچ نمازیں ادا کرنے کا حکم ہوا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلاةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَنَزَلْتُ إِلَى مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: خَمْسِينَ صَلاةً، قَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذَلِكَ، فَإِنِّي قَدْ بَلَوْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَخَبَرْتُهُمْ "، قَالَ: " فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي، فَقُلْتُ: يَا رَبِّ، خَفِّفْ عَلَى أُمَّتِي، فَحَطَّ عَنِّي خَمْسًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقُلْتُ: حَطَّ عَنِّي خَمْسًا، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذَلِكَ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ "، قَالَ: " فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَبَيْنَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، لِكُلِّ صَلَاةٍ عَشْرٌ، فَذَلِكَ خَمْسُونَ صَلَاةً، وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ شَيْئًا، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ سَيِّئَةً وَاحِدَةً "، قَالَ: " فَنَزَلْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ "، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فَقُلْتُ: قَدْ رَجَعْتُ إِلَى رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ صحیح مسلم: كِتَابُ الْإِيمَانِ (بَابُ الْإِسْرَاءِ بِرَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِلَى السَّمَاوَاتِ، وَفَرْضِ الصَّلَوَاتِ ۴۱۱)

﴿ترجمہ﴾ اور مجھ پر ہر دن رات میں پچاس نمازیں فرض کیں، میں موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: پچاس نمازیں۔ موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے کہا: اپنے رب کے پاس واپس جائیں اور اس سے تخفیف کر درخواست کریں کیونکہ آپ کی امت (کے لوگوں) کے پاس اس کی طاقت نہ ہو گی، میں بنی اسرائیل کو آزما چکا ہوں اور پرکھ چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تو میں واپس اپنے رب کے پاس گیا اور عرض کی: اے میرے رب! میری امت پر تخفیف فرما۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پانچ

نمازیں کم کردیں ۔میں موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف آیا اور کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پانچ نمازیں گھٹادیں ۔انہوں نے کہا: آپ کی امت کے پاس (اتنی نمازیں پڑھنے کی) طاقت نہ ہوگی ۔اپنے رب کی طرف لوٹ جائیے اور اس سے تخفیف کا سوال کیجیے ۔آپ نے فرمایا: میں اپنے رب تبارک وتعالیٰ اور موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے درمیان آتا جاتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں اور (اجر میں) ہر نماز کے لیے دس ہیں، (اس طرح) یہ پچاس نمازیں ہیں اور جو کوئی ایک نیکی کا ارادہ کرے گا لیکن عمل نہ کرے گا، اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جائے گی اور اگر وہ (اس ارادے پر) عمل کرے گا تو اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی ۔اور جو کوئی ایک برائی کا ارادہ کرے گا اور (وہ برائی) کرے گا نہیں تو کچھ نہیں لکھا جائے گا اور اگر اسے کرلے گا تو ایک برائی لکھی جائے گی ۔آپ نے فرمایا: میں اترا اور موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس پہنچا تو انہیں خبر دی، انہوں نے کہا: اپنے رب کے پاس واپس جائیں اور اس سے (مزید) تخفیف کی درخواست کریں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے کہا: میں اپنے رب کے پاس (باربار) واپس گیا حتی کہ مجھے اپنے رب عزوجل سے حیا آتی ہے

جنت میں حوض کوثر کو دیکھا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت اور اور حوض کوثر کی سیر کروائی گئی ۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

لَمَّا عُرِجَ بِنَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ- أَوْ كَمَا قَالَ-، عُرِضَ لَهُ نَهْرٌ, حَافَتَاهُ الْيَاقُوتُ الْمُجَيَّبُ- أَوْ قَالَ: الْمُجَوَّفُ-، فَضَرَبَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعَهُ يَدَهُ، فَاسْتَخْرَجَ مِسْكًا، فَقَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَلَكِ الَّذِي مَعَهُ: >مَا هَذَا؟<، قَالَ: الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ. سنن أبي داؤد: كِتَابُ السُّنَّةِ (بَابٌ فِي الْحَوْضِ ۴۷۴۸)

﴿ترجمہ﴾ جب اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کے موقع پر جنت میں لے جایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نہر دکھلائی گئی جس کے کنارے ایسے یاقوت کے تھے کہ جوخول دار تھے۔ تو وہ فرشتہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اس نے (اس کی تہہ میں) ہاتھ مارا اور کستوری نکالی۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرشتے سے پوچھا "یہ کیا ہے؟" اس نے کہا: یہ وہ کوثر ہے جو اللہ عزوجل نے آپ کو عطا کی ہے۔

﴿جنت میں چہل قدمی کرنا﴾

معراج کی رات آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا جنت کی سیر کی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ فَإِذَا طِينُهُ أَوْ طِيبُهُ مِسْكٌ أَذْفَرُ۔ صحيح البخاري: كِتَابُ الرِّقَاقِ (بَابٌ فِي الحَوْضِ ٦٥٨١)

﴿ترجمہ﴾ کہ میں جنت میں چل رہا تھا کہ میں ایک نہر پر پہنچا اس کے دونوں کناروں پر خول دار موتیوں کے گنبد بنے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا جبرئیل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو دیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس کی خوشبو یا مٹی تیز مشک جیسی تھی۔

﴿جہنم کو ملاحظہ فرمایا﴾

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ۔

جامع الترمذي: أَبْوَابُ صِفَةِ جَهَنَّمَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم (بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ النِّسَاء ٢٦٠٢)

﴿ترجمہ﴾ جہنم میں جھانکا تو دیکھا کہ اکثر جہنمی عورتیں ہیں۔

اسی طرح حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَمَّا عُرِجَ بِي، مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمُشُونَ وُجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ، وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ<. قَالَ أَبُو دَاوُد: حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ بَقِيَّةَ لَيْسَ فِيهِ أَنَسٌ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَبِي عِيسَى السَّيْلَحِينِيُّ، عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ كَمَا قَالَ ابْنُ الْمُصَفَّى.

سنن أبي داؤد: كِتَاب الْأَدَبِ (بَاب فِي الْغِيبَةِ ۴۸۷۸)

﴿ترجمہ﴾ جب مجھے معراج کرائی گئی تو میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے جو اپنے چہروں اور سینوں کو چھیل رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ وہ ہیں جو دوسرے لوگوں کا گوشت کھاتے اور ان کی عزتوں سے کھیلتے ہیں۔

﴿واپسی کا سفر﴾

اللہ عزوجل کی بارگاہ سے انعامات واکرام اور اس کی قدرت کے مشاہدات جنت وجہنم کو ملاحظہ کرتے ہوئے اسی شان سے واپس تشریف لے آئے جس شان کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم معراج پر تشریف لے گے جب واپس تشریف لے آے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کا واقعہ بیان فرمایا تو کفار ومشرکین نے جھٹلایا اور بیت المقدس کی نشانیاں طلب کی تو اللہ عزوجل نے بیت المقدس کو آپ کے سامنے کر دیا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَمَّا كَذَّبَتْنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَا اللَّهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ صحيح البخاري: كِتَاب مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ (بَاب حَدِيثِ الْإِسْرَاءِ ۳۸۸۶)

جب قریش نے (معراج کے واقعہ کے سلسلے میں) مجھ کو جھٹلایا تو میں حطیم میں کھڑا ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے میرے لئے بیت المقدس کو روشن کر دیا اور میں نے اسے دیکھ کر قریش سے اس کے پتے اور

نشان بیان کرنا شروع کر دیئے۔

﴿صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی گواہی﴾

سفرِ معراج کا اعلان فرمانے پر بعض لوگ دوڑتے ہوئے حضرتِ سیّدُ نا ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے: کیا آپ اس بات کی تصدیق کر سکتے ہیں جو آپ کے دوست نے کہی ہے کہ اُنہوں نے راتوں رات مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصی کی سیر کی؟ شاید اُن کا خیال تھا کہ یہ عقل وفہم سے بالاتر بات سُن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہُ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ چھوڑ دیں گے (مَعَاذَ اللہ) لیکن قربان جائیے سیّدُ نا صدّیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہُ کی شانِ صدّیقیت پر کہ جب آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے یہ انتہائی حیران کُن بات سنی جس پر عقل کے پیروکار کسی طرح بھی یقین کرنے کے لئے تیار نہیں تھے، تو بغیر کسی تذبذب اور ہچکچاہٹ کے فوراً پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تصدیق کر دی، رِوایت میں ہے کہ لوگوں سے یہ بات سُن کر آپ رضی اللہ تعالی عنہنے دَرْیَافت فرمایا: اَوَ قَالَ ذٰلِکَ؟ کیا واقعی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ فرمایا ہے؟ کہا: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: لَئِنْ کَانَ قَالَ ذٰلِکَ لَقَدْ صَدَقَ یعنی اگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ فرمایا ہے تو یقیناً سچ فرمایا ہے۔ لوگوں نے کہا: کیا آپ اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ رات کو بیت المقدس گئے اور صبح ہونے سے پہلے واپس آ گئے؟ فرمایا: "نَعَمْ! اِنِّیْ لَاُصَدِّقُہٗ فِیْمَا ھُوَ اَبْعَدُ مِنْ ذٰلِکَ اُصَدِّقُہٗ بِخَبَرِ السَّمَاءِ فِیْ غُدْوَۃٍ اَوْ رَوْحَۃ

.المستدرك للحاكم، كتاب معرفة الصحابة، ذكر الاختلاف فی امر الخلافة ثم الاجماع علی خلافة ابی بكر رضی الله عنه، ٤/٢٥، الحديث: ٤٥١٥.

﴿ترجمہ﴾ جی ہاں! میں تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آسمانی خبروں کی بھی صبح وشام

تصدیق کرتا ہوں اور یقیناً وہ تو اِس بات سے بھی زِیادہ حیران کُن اور تعَجُّب خیز ہے۔

اس دِن رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا

یَا اَبَا بَکْرٍ اِنَّ اللہَ قَدْ سَمَّاکَ الصِّدِّیْقَ

﴿ترجمہ﴾ یعنی اے ابوبکر! اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے تمہیں صِدّیق کا نام دیا ہے

..الخصائص الكبرىٰ، باب خصوصيته بالاسراء، ۲۹۴/۱.

رِوَایَت میں ہے کہ اس کے بعد آپ رضی اللہ تعالی عنہ صِدّیق مشہور ہو گئے

.المستدرك للحاكم، كتاب معرفة الصحابة، ذكر الاختلاف فى امر الخلافة ثم الاجماع على خلافة ابى بكر رضى الله عنه، ٤/٢٥، الحديث:

ابونعمان محمد عرفان شریف المدنی

برطانیہ راچڈیل

۲فروری ۲۰۱۷